Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

تیرے سنگ

حنا ناز

وہ سر پہ بڑی سی چادر لیے ہاتھ میں رجسٹر پکڑے وین کے انتظار میں کھڑی تھی کہ اسے لگا جیسے اسے کسی نے پکارا ہے۔آواز جانی پہچانی تھی۔اس نے سر اٹھا کے سامنے دیکھا تو وہ شخص اس کے سامنے کھڑا تھا۔

تم؟؟وہ اک دم چیخنے والی انداز میں بولی۔اس کے تم کہنے پہ وہ چونکا تھا کیونکہ اس کی جب بھی اس سے بات ہوئی وہ "آپ" کہہ کے ہی مخاطب کرتی تھی۔

آہستہ! ہم سڑک کے کنارے کھڑے ہیں۔

اگر تم ادھر سے نہ گئے تو میں سڑک کا لحاظ بھی نہیں کروں گی اور ایسی کھری کھری سناؤں گی کہ پچھتاؤ گے۔اس لیے بہتر ہو گا کہ شرافت سے چلے جاؤ۔

ماہا؟ماہا ہی نام ہے نہ آپ کا۔دیکھیں چلو آؤ میں چھوڑ دیتا ہوں آپ کو۔اور اسی بات پہ اس کا منہ تک رہی تھی کہ اسے اس کا نام بھی کنفرم نہیں۔

بہت بڑا احسان ہو گا تمھارا کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ابھی اور اسی وقت کھڑے کھڑے مجھے طلاق دو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

شہریار کا تو گویا دماغ ہی گھوم گیا آج وہ اسے دو سال بعد ملی رہی تھی اور ملتے ہی وہی مطالبہ۔ خیر مطالبہ کرنا بنتا بھی تھا ان کے کونسا خوشگوار تعلقات تھے۔"اب تم سڑکوں پہ بھی یہی بات کرو گی؟"

گھر میں بھی بہت بار کی تھی لیکن تمھیں راس نہیں آئی تھی۔

تو پھر میرا وہی جواب ہے جو گھر پر تھا۔ تمھارا رشتے دار تمھارا چاچو جو بھی ہے وہ میری ماں کو چھوڑ دے میں تمھیں چھوڑ دوں گا

یہ کہہ کر وہ رکا نہیں۔ جبکہ وہ پیچھے سے چلائی تھی۔ انتہائی سنگدل اور بے شرم انسان ہو تم جسے اپنی ماں کا بھی خیال نہیں۔ لیکن پرواہ کسے تھی۔ جبکہ ارد گرد کے لوگ اسے اس طرح چیخنے پہ عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

****

میں شہریار عالم دس برس کا تھا جب میرے باپ کا انتقال ہوا۔ اور میری ماں نے میرے باپ کے مرنے کے چھ ماہ بعد ہی شادی کر لی۔ سننے میں آیا ہے کہ جس سے میری ماں نے شادی کی وہ میری ماں کو پہلے سے ہی پسند کرتا تھا۔ اور گویا ایسے لگ رہا تھا کہ وہ میرے باپ کے مرنے کا انتظار کر رہا تھا۔ نفرت ہے مجھے اس شخص سے۔ اپنے سوتیلے باپ سے۔ اور مجھے اپنی ماں بھی برابر کی شریک لگتی۔

****

ماہا آج یونیورسٹی سے جلدی آجانا۔

کیوں امی خیریت؟؟ اس نے منہ میں نوالہ رکھتے ہوئے کہا۔

ہمم خیریت ہی ہے۔ بس تم جلدی آجانا۔

Posted On Kitab Nagri

آپی آپ کو دیکھنے کے لیے آرہی ہے عوام۔لیزا جو ساتھ ہی بیٹھی تھی اس کے کان میں سرگوشی کی۔

ماہا نے آنکھیں گھما کے اسے دیکھا پھر اپنی ماں کو۔ لیکن کہہ کچھ نہیں سکتی تھی۔کرتی ہوں میں آج اس عوام کا بھی کچھ اس نے دل میں ہی سوچا۔

******

شہریار بات سنو۔وہ جو کہیں جانے کے لیے تیار تھا ماں کی آواز سن کے رکا۔

جی جلدی بولیں دیر ہورہی ہے مجھے۔وہ کف فولڈ کرتے ہوئے بولا۔ تمھیں پتہ ہے نہ کہ آج ہم لڑکی کی طرف جا رہے ہیں۔

تو؟؟؟اس نے ماں کی بات درمیان سے ہی کاٹی

میں سوچ رہی تھی کہ تم بھی ساتھ چلو۔

مما آپ کے لیے اتنا کافی نہیں ہے کہ میں نے شادی کے لیے ہاں کردی ہے۔اسے ہی غنیمت جانیں۔اپنے شوہر کو ساتھ لے جایئے۔

بیٹا شادی تمھاری ہے اس کی نہیں؟؟

رئیلی؟؟اس نے ابرو اچکائے. لیکن رشتہ تو وہ ایسے کروا رہے ہیں جیسے اپنے لیے پسند کررہیں ہوں لڑکی۔

انف از انف شہریار۔باپ ہے وہ تمھارا۔

ہونہہ!زبردستی کا۔شکر کریں آپ انھیں برداشت کررہا ہوں۔یہ کہہ کر وہ مڑا کہ پیچھے ہی شہباز صاحب کھڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عافیہ کے چہرے پہ شرمندگی تھی وہ کچھ بھی کہے بنا کمرے میں چلی گئی کیونکہ اس طرح کی باتیں سننا اس کے منہ سے تو معمول تھا ان کا۔

کیوں ہاں کی تم نے شادی کے لیے؟ شہباز نے آنکھوں میں حیرت لیے اس سے سوال کیا۔

یہ تو آپ کو وقت ہی بتائے گا شہباز صاحب۔ چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ تھی۔ ویسے ابھی بھی وقت ہے آپ اپنے فیصلے پہ نظرثانی کر لیجیے گا۔

یہ کہہ کر وہ ادھر رکا نہیں۔

جبکہ شہباز پیچھے عجیب ہی کشمکش میں تھے

****

آپی کیا ہوا ہے آپ کو۔ ایسے کیوں بیٹھی ہیں۔ امی نے آپ کو ایسی اجڑی حالت میں دیکھ لیا تو بہت ڈانٹیں گی وہ۔ پتہ ہے نہ مہمان بھی آنے ہیں آج۔

لیزا پتہ آج میں نے یونیورسٹی سے واپسی پہ ابا کو دیکھا۔

لیزا کی آنکھیں باہر آئیں. کیا؟؟ آپی آپ کو کیسے پتہ وہ ہمارے ابا تھے آپ کو شکل یاد ہے؟؟

کیسے بھول سکتی چھوٹی نہیں تھی میں گیارہ سال کی تھی۔ سب یاد ہے مجھے۔ ابا کا امی کو مارنا شراب پی کے۔ اسے سب یاد آیا تھا۔ وہ اخری دن جس دن ان کی ماں نے وہ گھر چھوڑا تھا۔ اس کی ماں کپڑے پیک کر رہی تھی اور ساتھ ہی اونچی اونچی بڑبڑا رہی تھی "نہیں رہ سکتی اب میں اس شرابی کے ساتھ مزید۔ اس کے باپ نے سن لیا تھا۔

ہاں جاؤ تمھیں رکھ کون رہا ہے۔ مجھے شرابی کا طعنہ دینے والی خود ایک لڑکا پیدا نہ کر سکی۔

اس کے بعد اس کی ماں انھیں لیے کئی دن در در کی ٹھوکریں کھاتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

آپی؟؟وہ ایک دم چونکی۔"امی کو مت بتایئے گا ابا کے بارے میں۔وہ ٹینشن لیں گی"

ہمم تم بھی اپنی چونچ بند رکھنا۔خیر میں چینج کر کے آتی۔پھر مہمانوں کو بھی ماتھا ٹیکنا ہے۔

*****

اوئے یہ کیا کہہ رہا ہے تو؟؟؟مطلب جس لڑکی سے تمھاری بات چل رہی وہ تمھارے سوتیلے باپ کی رشتے دار ہے۔؟؟صارم کو لگا کہ شاید اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔(صارم جو کہ اس کا چچازاد ہونے کے ساتھ اس کا دوست بھی تھا۔شہریار اپنے گھر کم اور چچا کے گھر زیادہ رہتا تھا۔ماں کی شادی کے بعد وہ اپنی ماں سے دور ہو گیا تھا تو اس کو اس کی چچی نے ہی سنبھالا تھا گو یا وہ انھیں ماں کا درجہ دیتا تھا۔)

"پہلی بات تو یہ کہ میری اس لڑکی سے کوئی بات نہیں چل رہی اور دوسری بات یہ کہ وہ سوتیلا ضرور ہے پر میرا باپ نہیں۔"

چلو جی! نفرت نے جوش مارنا شروع کر دیا۔کبھی کبھی بندہ کوئی بات اگنور بھی کر دیتا۔"

اگنور ہی تو کر رہا ہوں کئی سالوں سے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب

اچھا چھوڑو! تم یہ بتاؤ مجھے تم اپنے باپ کے میرا مطلب کہ شہباز صاحب کے رشتے داروں میں شادی کے لیے مان کیسے گیا؟؟اتنا اچھا تو ہے نہیں کہ اپنی ماں کی محبت میں مان جائے۔"صارم نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔کچھ تو گڑ بڑ ضرور ہے۔"

بس یہ بھی ایک راز ہے۔بس تم آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔شہریار نے آنکھ دبا کے اسے کہا۔

کچھ نہیں ہو سکتا تمھارا۔باپ کی نفرت میں کچھ غلط نہ کر بیٹھنا۔"شہریار نے اسے باپ لفظ پہ گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابے غلطی سے منہ سے نکل گیا۔اچھا چل آجا کچن میں چائے بناتے ہیں۔والدہ صاحبہ نے پتہ نہیں کب آنا۔

******

سارہ کیا ہر وقت کمرے میں گھسی رہتی ہو۔ باہر جاؤ اپنی خالہ کے پاس بیٹھو۔ کمپنی دو انھیں۔

امی انھیں میری کمپنی کی ضرورت نہیں ہے آپ ہی دیں کمپنی اپنی بہن کو۔ویسے بھی دو منٹ مزید میں ان کے پاس بیٹھی تو ذہنی مریضہ بنادیں گی وہ مجھے میری رنگت پہ طعنے دے دے کے۔"

"ہر بات کو سر پہ سوار نہ کیا کرو مذاق کرتیں ہیں وہ۔"

آپ کے لیے مذاق ہو گا میرے لیے نہیں۔"خیر آپ جائیں مجھے سونا ہے۔یہ کہہ کر وہ کمبل تان کر لیٹ گئی۔

ماں کو سکھ نہ دینا تم لوگ کبھی بھی یہ نہیں کہ بندہ ہاتھ ہی بٹھا دے وہ بڑبڑاتی ہوئیں باہر کو چل دیں۔جبکہ پیچھے سے وہ کمبل میں منہ دیے رو رہی تھی۔وہ تین بہن بھائی ہیں۔دو بہنیں اور ایک بھائی

۔اپنے بہن،بھائی کی نسبت سانولی تھی وہ۔کوئی کالی بولے بہت دکھ ہوتا تھا اسے.بہت نازک دل کی تھی.جب وہ پیدا ہوئی تھی تو اس کی خالہ نے پہلی بات ہی یہ بولی تھی کہ ہو وہون ساڈے گھر کالی پرونی آیا کرے گی(اب ہمارے گھر کالی مہمان آیا کرے گی)۔سات سال کی تھی جب وہ سکول کے لیے تیار ہوئی تھی تو اس کے ماموں آئے تھے انہوں نے دیکھ کے اس کی ماں اپنی بہن کو کہا کہ اس کے منہ پہ کریم لگاؤ تھوڑی۔اس وقت اسے اپنے ماموں کی بات سمجھ نہیں آئی کہ کیوں کہا تھا انھوں نے۔مگر وہ بات اس کے دہن میں بیٹھ گئی۔اج وہ بیس کی ہے اور اسے ابھی تک اپنے ماموں کے چہرے کے تاثرات یاد ہیں کیسے انھوں نے کہا تھا اور وہ الفاظ بھی۔سننے میں تو عام سے ہی ہیں۔مگر اسے وہ الفاظ اپنی تذلیل محسوس ہوتے ہیں۔وہ اپنے رشتے داروں کے سامنے جانے سے گھبراتی ہے۔کیونکہ اسے ڈر لگتا ہے کہ کوئی اسے کالی بول دے گا اور اسے بہت دکھ ہو گا۔کبھی کبھی وہ بہت روتی

Posted On Kitab Nagri

ہے بہت زیادہ۔ لیکن پھر یہی سوچ کے خود کو تسلی دیتی ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی ہر چیز خوبصورت ہے۔ وہ بھی خوبصورت ہے۔ لیکن پھر کوئی نہ کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے کہ وہ پھر ڈپریشن میں چلی جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ خوبصورت نہیں ہے۔اس کے نین نقش پیارے ہیں۔ دائیں گال پہ ڈمپل پڑتا ہے. جسے عام طور پہ خوبصورتی کی علامت سمجھا جاتا۔ مگر وہ اپنے کالے رنگ سے مار کھا جاتی۔ کالا رنگ اس کی وہ جو بصورتی کھا جاتا۔ کم از کم اسے یہی لگتا۔ آج بھی وہ رو رہی تھی کیونکہ اس کی خالہ نے آج بھی اسے کہا کہ تم ویسی کی ویسی کالی ہو۔ تم گوری کیوں نہیں ہوئی۔ تمھارے بہن بھائی تو پہلے سے زیادہ چیٹے ہو گئے ہیں۔ کہنے کو تو یہ عام سی بات تھی ان کے لیے مذاق تھا مگر جانے انجانے میں وہ اس کا دل دکھا گئیں۔ وہ آج پھر رو رہی تھی لیکن ساتھ دل میں تہیہ بھی کر رہی تھی کہ یہ آخری بار ہے اب نہیں رونا۔ بہت سن لیں باتیں۔ اب منہ توڑنا ہے اسے ہر کسی کا۔ کسی کو نہیں پرواہ اس کی فیلنگز کی تو وہ کیوں کرے۔ یہی سوچتے سوچتے وہ سو گئی۔

****

آپی یہ کیا کر رہیں ؟ کیا ڈالا ہے چائے میں آپ نے ابھی ؟

کچھ نہیں چینی مکس کر رہی۔

آپی چینی گولیوں کی صورت میں کب سے آنے لگی۔ میں نے دیکھا ہے آپ کو چائے میں گولیاں مکس کرتے۔

چپ کرو۔ ماہا نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ زیادہ میری ماں بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ آج شائستہ خالہ کو مزہ چکھانا۔ آئے روز رشتہ لے کے آئیں ہوتیں ہیں۔ آج ساری رات واشروم میں گزرے گی ان کی۔ ماہا نے مسکراتے ہوئے ٹرے اٹھائی۔

استغفرُللہ آپی شرم کریں تھوڑی۔

Posted On Kitab Nagri

بعد میں کر لوں گی بہت عمر پڑی ہے اس کام کے لئے۔یہ کہہ کر وہ ڈرائنگ روم کی طرف چل پڑی چائے لے کر جہاں مہمان بیٹھے تھے۔03

اسلام علیکم !اس کی نظر سامنے بیٹھی عورت پہ پڑی وہ لمحے بھر کے لیے ٹھٹھکی۔

وعلیکم السلام !آؤ بیٹا کیسی ہو؟عافیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

جی ٹھیک آنٹی۔اس کی نظر شائستہ خالہ پہ گئی جو اسے ہی گھور رہیں تھیں۔پھر اچانک بولیں۔

"ارے بیٹا بیٹھ جاؤ میں چائے دیتی ہوں۔اور یہ کہہ کر انھوں نے ایک کپ اٹھایا۔"

ارے نہیں نہیں خالہ میں دے دیتی ہوں وہ اک دم ہڑ بڑا کے بولی۔اور جلدی سے ان کے ہاتھ سے کپ لے کر دوسرا کپ ان کے ہاتھ میں تھمایا۔یہ آپ کا۔ماہا مسکرا کے بولی۔

انھوں نے ایک نظر کپ کو دیکھا اور پھر ماہا کو۔پھر چشمے کے اوپر سے آنکھیں اٹھا کے بولیں"اس میں کچھ ملایا تو نہیں ہے؟؟"کیونکہ پچھلی دفعہ جب وہ رشتہ لے کے آئیں تھیں تو ماہا نے باقاعدہ دھمکی دی تھی کہ آئندہ اگر آپ کوئی رشتہ لے کے آئیں اچھا نہیں ہوگا۔ویسے بھی سنا ہے کہ مارکیٹ میں زہر اچھی کوالٹی کا مل رہا ہے۔

انھوں نے سوچتے ہوئے جھر جھری لی۔

ارے نہیں خالہ کیسی باتیں کر رہیں۔میں بھلا کیوں ڈالوں گی کچھ۔"ساتھ ہی وہ چائے سرو کر رہی تھی۔

بیٹا یہ رشتہ میں نہیں لے کے آئی۔پہلے ہی بتا رہی ہوں۔

جی !اس نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کے بس جی ہی کہا۔

*****

Posted On Kitab Nagri

امی حد ہو گئی مطلب کہ مجھ سے پوچھے بنا پہلے آپ نے ان کو بلایا اور پھر ہاں بھی کر دی۔اور ایک ہفتے کے اندر اندر شادی؟؟؟

اتنی کیا جلدی ہے آپ کو؟

جلدی مجھے نہیں انھیں ہے۔میں کیا کرتی۔ان کا کہنا ہے کہ انھیں جہیز وغیرہ کچھ نہیں چاہیے۔اور اتنا اچھا رشتہ ہے میں کیسے ہاتھ سے جانے دیتی۔"

یہ وہی تھی نہ جن سے شہباز چاچو نے شادی کی تھی پورے خاندان کے خلاف جا کے؟ ماہا نے تفتیشی نظروں سے ماں کو دیکھا۔

ہمم وہی تھیں۔بہت اچھی ہیں۔جب تمھارے باپ کا گھر چھوڑا تھا تو انھوں نے ہی ہماری مدد کی تھی۔"

اچھا؟پہلے تو آپ نے کبھی نہیں بتایا اور نہ ہی مجھے یاد پڑتا کہ کبھی یہ ہمارے گھر آئیں ہوں۔"

کچھ باتیں چھپی رہیں تو بہتر ہوتا۔ثمرین بیگم نے ٹھنڈی آہ بھری۔

اچھا امی آپ نے بغیر سوچے سمجھے ڈیٹ فکس کر دی یہ بھی نہیں سوچا کہ میرے پیپرز ہو رہے ہیں۔افسوس سے ماں کو دیکھا۔

اگلے ہفتے تک ختم ہو جائیں گے پتہ ہے مجھے۔اب جاؤ جا کے پڑھو سر نہ کھاؤ میرا۔

وہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

*****

مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ تم کر کیا رہی ہو؟ کیوں تیز ہَوا کے گھوڑے پہ سوار ہو۔کل تک بس رشتے کی بات ہو رہی تھی گھر میں آج جا کے ڈیٹ بھی فکس کر آئی۔اور اگلے ہفتے شادی؟ کس بات کی جلدی ہے؟

Posted On Kitab Nagri

سچ بتاؤں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں شہریار انکار نہ کر دے۔اسی وجہ سے جتنی جلدی ہو سکے یہ شادی ہو جائے۔عافیہ بیگم نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

شہباز صاحب نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھا۔"اپنی اولاد کے کرتوت بھی پتہ ہیں تمھیں۔پھر بھی اس بے چاری کا سکون برباد کرنا چاہتی ہو۔پہلے مجھے یہ بتاؤ وہ راضی کیسے ہوا؟اسے پتہ ہے کہ ماہا میری بھتیجی ہے؟

جی پتہ ہے۔بتایا تھا میں نے اسے۔اس نے مجھے بتایا کہ وہ پہلے سے ہی ماہا کو جانتا ہے اور پسند کرتا اسے۔اسی وجہ سے بغیر چوں چاں کیے مان گیا.

حیرت ہے! شہباز صاحب کو جیسے یقین نہیں آیا تھا۔

****

سارہ یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی لیکن دھیان اس کا باہر کی طرف ہی تھا جہاں اس کی خالہ اور ماں بیٹھی باتیں کر رہیں تھیں

سارہ کے بارے میں کچھ سوچا ہے تم نے؟

نہیں فلحال تو کچھ نہیں۔سارہ کی ماں نے جواب دیا۔

ارے کب سوچنا ہے؟جب عمر نکل گئی۔

وہ اک دم سے باہر نکلی

ارے خالہ آپ کیوں ٹینشن لے رہیں ہیں میری۔اپنے بیٹے کی ٹینشن لیں آپ مجھ سے بڑا ہے وہ۔بخش دیں مجھے۔

آئے ہائے کتنی لمبی زبان ہے اس کی مجھے تو آج پتہ چلا اتنی لمبی زبان پہ کون بیاہنے آئے گا اسے۔خالہ نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے آپ کو آئے تھے نہ خالو بیاہنے۔ارے خالہ مذاق کر رہی تھی برا مت مانیے گا۔مسکرا کے بولتے ہوئے اندر بھاگ گئی۔کیونکہ اسے اندازہ تھا کہ وہ ایک سکینڈ بھی ادھر کھڑی رہی تو امی کی گھوریوں کے ساتھ ساتھ جوتے بھی اس کی طرف آنے تھے۔

****

ماہا کا تو پورا ہفتہ پیپرز میں ہی گزرا۔شادی سے ایک دن پہلے اس کے پیپر ختم ہوئے۔شادی کی ساری تیاری اس کی ماں اور بہن نے ہی کی۔آخر شادی کا دن بھی آن پہنچا۔سادگی سے نکاح ہوا۔اور وہ رخصت ہو کے شہریار کے کمرے میں پہنچ گئی۔

"ابے کیا بکواس کر رہا ہے تو؟؟وہ تجھے کیوں چھوڑے گی۔؟علی (جو کہ شہریار اور صارم کا تیسرا جگری دوست تھا۔اور شہریار کو جب بھی کوئی الٹا مشورہ چاہیے ہوتا تو وہ اس کے پاس ہی جاتا کیوں کے صارم اس کی مدد نہیں کرتا تھا غلط کاموں میں) نے حیرانگی سے پوچھا۔

وہی تو میں تم سے پوچھنے آیا ہوں مشورہ مانگ رہا ہوں کہ کچھ ایسا بتا مجھے کہ وہ مجھے خود ہی چھوڑ دے۔

مجھے شہباز صاحب کو اپنی ماں کی نظروں سے گرانا بس۔شہریار نے ٹیبل پہ مکا مارتے ہوئے کہا۔

تو؟میں کیا بتاؤں تمھیں۔مجھے کچھ نہیں پتہ۔علی نے منہ بنایا۔

یار رر۔کچھ تو بتا۔کچھ ایسا کہ میرے کلیجے میں ٹھنڈ پڑ جائے۔

علی نے لمحے بھر کے لیے کچھ سوچا پھر بولا۔"ایک آئیڈیا ہے میرے پاس۔"

کیا؟

"تجھے بس تھوڑی ایکٹنگ کرنی ہوگی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مجھے کے ٹو سے چھلانگ بھی مارنی پڑی تو ماردوں گا تو بتا تو صحیح۔۔

***

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ماہا سجی سنوری پھولوں سے سجے بیڈ پہ لہنگا پھیلائے بیٹھی تھی۔اس کے ذہن میں مختلف خیالات آرہے تھے اسے صرف اتنا پتہ تھا کہ جس سے اس کی شادی ہوئی اس کا نام شہریار عالم ہے۔اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پتہ نہیں کیسا ہو گا۔ دکھنے میں کیسا ہو گا۔ ہینڈ سم ہو گا بھی یا نہیں۔ وہ اپنے ہی خیالات میں مگن تھی۔ اور کافی پر اعتماد تھی۔ اچانک دروازہ کھلا۔ اور ایک نشے میں ملبوس وجود اندر داخل ہوا۔ اسے کے ہاتھ میں شراب کی بوتل ابھی بھی تھی۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا اندر آیا۔ اسے دیکھ کر اس کا چہرہ سفید پڑا۔ یقیناً وہ اس کا دولہا ہی تھا۔ شہریار عالم۔ وہ جیسے ہی بیڈ کے قریب پہنچا اک دم سے بیڈ کی سائیڈ سے اسے ٹھوکر لگی اور وہ اس کے قدموں میں بیڈ پہ گرا۔ وہ اک دم سے خوف سے پیچھے ہٹی اور بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا لی۔ آنکھیں خوف سے بند کر لیں۔ ماہا حیدر جو ایک پر اعتماد لڑکی تھی وہ آج خوف سے کپکپا رہی تھی۔

شہریار نے اک دم اس کی طرف دیکھا۔ سختی سے میچی ہوئی آنکھیں، چہرے پہ خوف۔ اور اس نے بیڈ کی چادر کو دونوں ہاتھوں سے سختی سے پکڑا ہوا تھا۔ اسے ایک دم احساس ہوا کہ غلط کیا ہے اس نے۔ انتہائی گھٹیا پلین تھا یہ۔ اس نے اک دم اپنے دوست کو کوسا جس کے کہنے پر اس نے یہ ڈھونگ رچایا تھا۔

اس نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا گویا کہ اسے تسلی دینی چاہی۔ "آپ ڈریں مت" اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ وہ اک دم چیخی "دور ہٹیں" اور بیڈ سے اتر کر واشروم کی طرف بھاگی۔ اور دروازہ بند کر لیا۔ وہ پیچھے سے بس تاسف سے دیکھتا رہ گیا۔ اور ایک ملامت بھری نظر خود پہ ڈالی۔ اس کے بعد جیب سے فون نکالا اور کسی کا نمبر ملایا۔

جبکہ اسے اندر سے ابھی بھی سسکیوں کی آوازیں آ رہیں تھی۔

وہ واشروم میں زمین پہ بیٹھی رو رہی تھی اسے سب سے زیادہ نفرت شراب سے تھی۔ اس نے اپنی ماں کو پڑ پتے دیکھا تھا۔ صرف شراب کی وجہ سے۔ اس کے ذہن میں تیزی سے اس کے باپ کے مناظر گزر رہے تھے۔

ساری رات وہ واشروم میں ہی بیٹھی روتی رہی۔ "اتنا بڑا دھوکہ، اسوچا ہو گا کہ ایک شرابی کی بیٹی ہے آسانی سے دوسرے شرابی کو سنبھال لے گی۔ جس طرح میری ماں نے ساری زندگی اپنی برباد کر دی چپ چاپ بیٹھی رہی یہ

Posted On Kitab Nagri

بھی بیٹھ جائے گی۔ میں ماہا حیدر اتنی کمزور نہیں ہوں اپنی ماں کے لیے کچھ نہ کر سکی لیکن اب اپنے لیے سٹینڈ لے سکتی ہوں چپ نہیں بیٹھوں گی. "اس کی سوچوں کا تسلسل کہاں سے کہاں پہنچ گیا تھا۔وہ اٹھی منہ دھویا اور باہر نکلی کمرہ خالی تھا وہ جا چکا تھا۔اس نے واڈروب سے کپڑے نکالے چینج کیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

******

"لعنت بھجیتا ہوں میں اس وقت پہ جب میں نے تمھارے پلین پہ عمل کرنے کا سوچا۔"شہریار صبح ہوتے ہی علی کے سر پہنچ گیا تھا اسے کوسنے

"وقت پہ ہی لعنت بھجینا خود پہ نہ بھجینا جس نے عمل کیا ہے۔"علی نے طنزاً کہا۔

"تو اتنا گھٹیا مشورہ تھا کس کا؟"

"تب تو تمھیں گھٹیا نہیں لگا تھا؟تب تو تمھارے سر پہ بھوت سوار تھا اپنے نقلی باپ کو نظروں میں گرانے کا۔"

ہاں اس کو نظروں سے گراتے گراتے خود اپنی نظروں سے گر گیا ہوں"اس نے ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرتے ہوئے کہا تھا۔

"اچھا اب تو جو ہونا تھا ہو گیا آگے کیا سوچا ہے؟"

"پتہ نہیں اب آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا والا فارمولہ اپلائے کرنا"

"ہاہا یار ویسے صحیح پھسے ہو نہ تم ادھر جو گے نہ ادھر جو گے۔"علی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں اڑا لو مذاق سارا تمھارا ہی کیا دھرا ہے۔"خیر چلتا ہوں گھر پتہ نہیں کیا چل رہا ہو گا۔

****

Posted On Kitab Nagri

وہ باہر آئی ملازمہ ناشتہ لگا رہی تھی ٹیبل پہ، شہباز صاحب ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھے اخبار پڑھے رہے تھے۔ جبکہ عافیہ بیگم ملازمہ کی مدد کروا رہیں تھیں۔انھوں نے اسے آتے ہوئے دیکھا۔

"ارے بیٹا اٹھ گئی۔ کیسی ہو؟ آؤ بیٹھ جاؤ، ناشتہ کرو۔ شہریار کہاں ہے؟ اٹھا نہیں ابھی؟"

"آپ کا بیٹا ہے آپ کو پتہ ہو کہاں ہے وہ" وہ تلخ لہجے میں بولی تھی

شہباز صاحب نے مڑ کے دیکھا "کیسے بات کر رہی ہو؟ خیریت کچھ کہا ہے اس نے؟" انھوں نے اخبار ٹیبل پہ رکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"پورے خاندان کا بدلہ آپ نے مجھ سے لیا ہے؟ کیا بگاڑا تھا میں نے آپ لوگوں کا؟"

"ہوا کیا ہے بیٹا؟ کیا کیا شہریار نے؟ کھل کے بتاؤ" اب کی بار عافیہ بیگم بولیں تھیں۔ وہ دونوں الجھن میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"آپ کا بیٹا شرابی ہے آپ نے یہ بات کیوں چھپائی؟"

کیا؟؟؟ شرابی؟ عافیہ بیگم حیرانی سے بولی تھی۔ "کس نے کہا ہے تم سے؟"

"رات کو نشے کی حالت میں وہ روم میں آیا تھا ابھی بھی کوئی گنجائش باقی ہے؟" نم آنکھوں سے بولی تھی وہ۔

تبھی شہریار آتا دکھائی دیا اور عافیہ بیگم اس کی طرف بڑھیں "کیا کہہ رہی ہے یہ؟ تم شراب کی حالت میں تھے رات کو؟" وہ صدمے کی کیفیت میں بول رہی تھی۔

"کیا؟؟ شراب؟ مما آپ کو لگتا ہے کہ میں شراب پی سکتا ہوں میں کچھ بھی کر سکتا ہوں مگر شراب..." اس نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔

"شہریار سچ سچ بتاؤ تم کیا کرتے پھر رہے ہو؟" شہباز صاحب غصے میں اس کی طرف بڑھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہ تو سارا کیا دھرا آپ کا ہے۔ مما آپ کو ابھی بھی یقین نہیں آیا مجھے اس گھر سے نکالنے کی پلاننگ ہو رہی ہے۔

واؤ! اس نے کلاپینگ کی ساتھ۔

جبکہ ماہا حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی کیا تھا وہ شخص۔

بکواس بند کرو اپنی۔ شہباز صاحب دھاڑے تھے

کیوں سچ کڑوا لگا؟ آپ مانیں یا نہ مانیں یہ شخص ملا ہوا ہے اپنی بھتیجی کے ساتھ

چھین تو آپ کو لیا ہی ہے مجھ سے اب یہ گھر بھی چھیننا چاہتا۔ میرا سکون برباد کرنا چاہتا ہے یہ۔ مگر میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔ یاد رکھیئے گا شہباز صاحب منہ کی کھائیں گے آپ" یہ کہہ کر وہ رکا نہیں ادھر۔

جبکہ پیچھے وہ تینوں شاک کی حالت میں تھے۔ ماہا اچانک اس کے پیچھے بھاگی۔

"تمھارا بیٹا کوئی چال چل رہا ہے اچھی طرح جانتی ہو تم کہ کتنی نفرت ہے اسے مجھ سے لیکن اس حد تک چلا جائے گا اندازہ نہیں تھا" شہباز صاحب بے یقینی کی کیفیت میں بولے جبکہ عافیہ بیگم بس خاموشی سے ان کا منہ تکتی رہیں۔

****

وہ دونوں ہاتھوں میں سر کو گرا کے بیٹھا تھا۔ اس کس ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا کہ غلط کیا ہے اس نے اس سے پہلے کہ کچھ اور سوچتا تبھی دروازہ کھلا اور وہ اندر آئی

"کس قدر گھٹیا ہیں آپ. اپنے ماں باپ کو بھی دھوکہ دے رہے" چیخی تھی وہ۔

"صرف ماں, باپ پندرہ سال پہلے مر چکا ہے میرا" وہ بڑے تحمل سے بولا تھا۔

"کیوں کی یہ شادی آپ نے؟ کیا مقصد ہے آپ کا اس سب کے پہ پیچھے۔"

Posted On Kitab Nagri

"جاننا چاہتی ہو" وہ ساتھ ہی مسکرایا تو سنو "یہ جو تمھارے چچا صاحب سانپ بن کے بیٹھے ہوئے ہیں نہ انھیں اس گھر سے اور اپنی ماں کی زندگی سے نکالنا چاہتا ہوں بس!!! یہی مقصد ہے۔"

وہ بنا پلک جھپکے اسے دیکھ رہی تھی سامنے کھڑے شخص کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔"تو میری زندگی کیوں برباد کی"؟اس کی طرف دیکھ کے ایک امید سے بولی تھی کہ شاید جیسا وہ سوچ رہی سب جھوٹ ہو۔

"میں نے برباد نہیں کی تمھاری زندگی خود بخود ہو گئی وسیلہ بنی ہو تم میرے مقصد کا۔"

"مجھے ابھی اور اسی وقت طلاق چاہیے" وہ اسے اندازہ نہیں ہوا کہ وہ یہ الفاظ کیسے بول گئی۔

شہریار کے لیے یہ بات بالکل غیر متوقع تھی۔اس نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔ تھوڑی دیر دونوں میں خاموشی رہی۔ پھر شہریار آگے بڑھا اور بالکل اس کے قریب کھڑا ہوا۔اور بولا

"جب تمھارا چچا میری ماں کو چھوڑ دے گا میں تمھیں چھوڑ دوں گا"۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ جبکہ وہ وہیں بت بنی کھڑی رہی۔بے یقینی اور شاک کی کیفیت میں۔

******

دروازے پہ دستک ہوئی تبھی سارہ بھاگی بھاگی گئی

"کون؟؟"

"میں حیدر! بیٹا دروازہ کھولو" باہر سے آواز آئی تھی.

وہ اک دم گھبرائی پتہ نہیں کیوں اسے ڈر لگتا تھا اس شخص سے۔"امی گھر پہ نہیں ہیں" وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی

"ارے بیٹا دروازہ کھولو تمھاری ماں نے کچھ چیزیں منگوائی تھیں وہی دینے آیا ہوں"اس نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کہاں گئیں تمھاری امی؟

"وہ بازار گئیں ہیں"

"اور بہن بھائی؟؟اس نے پھر سوال کیا۔

"وہ کالج گئے ہیں۔"تم نہیں گئی یونیورسٹی؟ایک اور سوال

"نہیں طبیعت ٹھیک نہیں تھی میری"

"ایک گلاس پانی ملے گا؟"

"جی!"جی کہہ کر وہ مڑی کہ کسی نے پیچھے سے اس کے منہ پہ رومال رکھا اس نے خود کو چھڑوانے کی بہت کوشش کی مگر بے سود اور بے دم ہو کر اس شخص کے بازوؤں میں جھول گئی اس نے اسے وہیں زمین پہ لیٹایا اور باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھا کوئی نہیں تھا موبائل نکال کر کسی کو کال کی تبھی ایک گاڑی آئی سارہ کو گاڑی میں ڈالا اور گاڑی روانہ ہو گئی جبکہ پیچھے اس نے دروازہ بند کیا اور اپنی بائیک پہ اس گاڑی کو فالو کرنے لگا۔۔۔

"میرا اس گھر میں رہنے کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا۔ کتنی آسانی سے کہہ دیا کہ میں اس کا مقصد پورا ہونے کا وسیلہ بنی ہوں۔میں بھی دیکھتی ہوں کیسے پورا ہوتا ہے آپ کا مقصد مسٹر شہریار عالم"یہ سوچتے ہوئے وہ اٹھی چادر اٹھائی اور کمرے سے باہر نکل گئی سامان تو ویسے بھی اس کا تھا نہیں۔

وہ کمرے سے باہر نکلی سامنے سے ہی اسے عافیہ بیگم آتیں نظر آئیں۔

"بیٹا کہیں جا رہی ہو؟"جانتے ہوئے بھی انھوں نے سوال کیا۔

"جی اپنے گھر جا رہی ہوں"اس نے ان سے نظریں پھیرتے ہوئے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہا دیکھو میں مانتی جو بھی ہوا وہ بہت غلط ہوا نہیں ہونا چاہیے تھا۔میں بات کروں گی شہریار سے سمجھاؤں گی اسے۔تم اس طرح نہیں جاسکتی۔"

"آنٹی! کیا بات کریں گی آپ ان سے؟آپ کا بیٹا مجھے بسانے کے لیے لایا ہی کب ہے وہ تو پچھلا حساب چکتا کرنے کے لیے لایا ہے۔"وہ تلخ لہجے میں بولی تھی"نادان ہے وہ میں سمجھاؤں گی اور اس گھر میں، میں تمھیں لے کے آئی ہوں تمھاری ماں کو کیا جواب دوں گی میں"وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولیں

"پہلی بات یہ کہ آنٹی وہ بچے نہیں ہیں سمجھ بوجھ ہے ان میں اور امی کو آپ کو جواب نہیں دینا پڑتا آپ کا کوئی قصور نہیں ہے آپ خواہ مخواہ میں شرمندہ مت ہوں۔اپنا خیال رکھیئے گا میں چلتی ہوں"وہ چلی اسے سامنے سے ہی شہریار آتا ہوا دکھائی دیا دونوں کی نظریں متصادم ہوئیں۔شہریار نے نظریں چرا لیں وہ پاس سے گزرتے ہوئے تقریباً سرگوشی کے انداز میں بولی"بندہ پہلے ایسے کام ہی نہ کرے کہ بعد میں نظریں چرانی پڑیں"یہ کہہ کے وہ باہر نکل گئی جبکہ پیچھے وہ عجیب ہی کشمکش میں تھا۔اس نے ماں کی طرف دیکھا ماں نے بھی نظریں پھیر لیں اس کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ وہیں سے الٹے قدم مڑ گیا۔

******

حیدر نے سارہ کو کوٹھے پہ بیچ دیا تھا

"رنگ ماٹھا ہے لیکن چلے گی"کوٹھے کی مالکن نے اس کا سر تا پیر معائنہ کرتے ہوئے کہا

"گل بانو لے جاؤ اسے تیار کرو رات کو ایک تگڑی پارٹی آرہی ہے ہو سکتا یہ لڑکی ہماری قسمت کھول دے۔"وہ آئی تھی اور سارہ کو کھینچتے ہوئے لے گئی تھی جبکہ سارہ کا رو رو کے برا حال تھا۔

رات کو اس کی بولی لگ چکی تھی خرید لیا گیا تھا اسے

Posted On Kitab Nagri

"گھر کہاں ہے تمھارا؟" وہ جو رونے میں مصروف تھی چونک کر گاڑی میں فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے اس شخص کو دیکھا تو وہ حیران رہ گئی کیونکہ جب وہ گاڑی میں بیٹھی تھی تب اس شخص کی لمبی لمبی داڑھی اور گھنی مونچھیں تھیں لیکن اب وہ غائب تھیں.

*****

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

سارہ کے گھر کہرام مچا ہوا تھا اس کی ماں کا رو رو کے برا حال تھا ساری جگہ پتہ کیا تھا مگر سارہ کا کوئی اتا پتہ نہ تھا۔ تبھی خالہ آئی تھی "ارے بیٹی ذات تھی نظر رکھنی تھی نہ اسے پہ" خالہ نے کھوجتی نظروں سے سارہ کی ماں کو کہا تھا

"آپا وہ کبھی گھر سے باہر نہیں نکلی تھی کیوں کر رہیں آپ ایسی باتیں"

"یونیورسٹی تو جاتی ہی تھی نہ ہمیں کیا پتہ وہ یونیورسٹی جاتی تھی یا کہیں اوررر" "آپا بس کر دیں ہم پہلے ہی پریشان ہیں آپ اس طرح کی باتیں کر کے دل نہ جلائیں۔"

"دل بڑا رکھو ایسی باتیں تو سننی پہ پڑیں گی" سچ ہی تو کہہ رہی تھی بیٹیوں کا معاملہ ہوتا ہی بہت نازک ہے۔

*****

"کیا کہہ رہی ہو تم گھر چھوڑ کے آ گئی اتنی سی بات پہ وہ بھی اگلے ہی دن" ماہا کی ماں صدمے سے بولی۔

"امی یہ چھوٹی بات تھی؟" ماہا نے حیرانی سے ماں کو دیکھا تھا

ہاں لڑکیوں کو سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ سدھر جائے گا وہ اتنی سی بات پہ اگر بیٹیاں گھر چھوڑ کے آ جائیں تو پڑ گئی پوری۔" صبر نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ جانتی ہو یہ دنیا جینے نہیں دیتی۔"

"آپ کو صبر کر کے کیا ملا تھا امی؟" اس نے ماں کی آنکھوں میں دیکھ کے کہا تھا وہ آنکھیں چرا گئیں تھیں۔ سوائے دو بیٹیوں کے جنھیں در بدر لے کے پھیرتی رہیں تھیں آپ۔ پندرہ سال گزارے تھے آپ نے ابا کے ساتھ۔ کیا وہ سدھر گئے تھے۔؟ جواب دیں؟"

وہ نم آنکھوں سے بولیں تھیں "میری بات اور تھی بیٹا"

"کیوں اور بات تھی امی۔ آپ انسان نہیں تھیں؟ آپ کے جذبات نہیں تھے؟ اور آپ چاہتی کہ میں بھی اپنے جذبات احساسات مار کے وہی زندگی گزار دوں جو آپ نے گزاری۔ نہیں امی مجھ میں آپ جتنا حوصلہ نہیں

Posted On Kitab Nagri

ہے۔"اس نے ماں کی طرف دیکھا تو وہ رو رہیں تھیں وہ اک دم سے ان کے گلے لگی"ایم سوری امی! میرا مقصد آپ کا دل دکھانا نہیں تھا"اور کتنی ہی دیر دونوں روتی رہیں تھیں"

****

سارہ گھر پہنچ گئی تھی۔حیدر کی اصلیت جان کے سارہ کی ماں کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا۔

بہت بہت شکریہ بیٹا تمھارا یہ احسان کبھی نہیں بھولیں گے ہم۔آسیہ(سارہ کی ماں)نے اس بندے کا شکریہ ادا کیا جو سارہ کو گھر لے کے آیا تھا

آنٹی! بیٹا بھی کہہ رہیں اور شکریہ بھی ادا کر رہیں۔وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔تو وہ بھی مسکرادی تھیں

"نام کیا ہے آپ کا بیٹا؟"

"جی اذہان جابر!"

"ماشاءاللہ! بیٹا تم سب جانتے ہو تو پولیس کو کیوں نہیں بتاتے ان کے بارے میں؟"سارہ کی ماں نے تعجب سے پوچھا تھا

"آنٹی کوئی فائدہ نہیں بتانے کا پولیس بھی ملی ہوتی ہے

ایسے لوگ پیسہ دے کے اگلے ہی دن باہر ہوتے ہیں اس لیے جیسے چل رہا بس چلنے دیتے"۔

انھوں نے اس کے جواب سے اتفاق تو کیا تھا مگر مطمئن نہیں ہوئیں تھیں۔انھوں نے سارہ کی طرف دیکھا تھا جو کہ مسلسل اذہان کو گھور رہی تھی اسے لگ رہا تھا کہ کہیں دیکھا ہے اس بندے کو۔

"بیٹا اگر تم نہ ہوتے تو کیا ہوتا"وہ نم آنکھوں سے بولیں تھیں۔

"اور میں کیوں نہ ہوتا؟"آنٹی جو بات نہیں ہونی تھی اس بارے میں مت سوچیں۔

Posted On Kitab Nagri

صغریٰ خالہ جو کب سے پاس بیٹھیں تھیں اچانک بولیں "ارے بھئی دنیا والوں کو کیا جواب دیں گے وہ تھوڑی یقین کریں گے ہماری بات پہ کون بیاہنے آئے گا اسے۔" ان کی سوئی ابھی بھی بیاہ پہ ہی اٹکی ہوئی تھی۔اذہان نے کن انکھیوں سے ان کی طرف دیکھا تھا جبکہ سارہ غصے سے اٹھ کے چلی گئی تھی۔

****

حیرت تو تب ہوئی جب اگلے ہفتے ہی اذہان نے رشتہ بھیج دیا تھا سارہ کی ماں نے فوراً ہاں کر دی تھی۔شادی کی ڈیٹ بھی فکس ہو گئی تھی۔ جبکہ سارہ اسی کشمکش میں تھی کہ اس نے میرے لیے ہی کیوں رشتہ بھیجا۔اس نے وہ چٹ ڈھونڈی جس پہ اذہان کا نمبر تھا جو جاتے ہوئے اذہان اس کی ماں کو دے کے گیا تھا۔اسے کال پہ پہلی ہی بل پہ کال اٹھا لی گئی۔

"ہیلو!" ادھر سے آواز آئی تھی

یہ گھبراتے ہوئی بولی تھی اسلام علیکم! میں سارہ۔

وعلیکم السلام! کیسی ہیں آپ؟ دوسری طرف سے آواز آئی تھی۔

میں ٹھیک۔مجھے ضروری بات کرنی آپ سے۔

"جی بولیں"

آپ نے میرے لیے کیوں رشتہ بھجوایا۔اپ کو تو خوبصورت لڑکیوں کی کمی نہیں ہو گی۔

"اور آپ کو کس نے کہا کہ آپ خوبصورت نہیں ہیں؟" وہ لاجواب ہو گئی اسے کسی نے بھی تو نہیں کہا تھا کہ وہ خوبصورت نہیں تھی وہ خود ہی احساس کمتری کا شکار تھی۔سوچ لیا تھا اس نے کہ اب وہ خود کو کمتر نہیں سمجھے گی اسے بھی اللہ نے ہی بنایا اور باقی سب کو بھی۔اور اللہ کی بنائی ہوئی ہر چیز خوبصورت ہوتی ہے۔آج کی رات وہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پر سکون تھی۔ کہ اچانک اسے یاد آیا کہ وہ جو سوچ رہی تھی کہ اذہان کو دیکھا ہے۔وہ تو وہی ہے جس سے وہ بازار میں ملی تھی۔اور ٹکر ہونے پہ اچھی خاصی سنائی بھی تھیں اس نے۔اور یہ بات اس کا پھر سکون غارت کر گئی تھی۔

*****

شادی کا دن بھی آن پہنچا اس دوران اس نے ماں سے کئی بار بات کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی مگر ماں کی چپل دیکھ کے حوصلہ نہیں ہوتا تھا اس کا۔آخر وہ رخصت ہو گئی۔

وہ پھولوں سے سجے بیڈ پہ دلہن بنے گھونگھٹ نکالے بیٹھی تھی۔ایک طرف تو وہ گھبرائی ہوئی تھی لیکن پھر دوسرے لمحے وہ خود کو تسلیاں دے رہی تھی کہ جیسا وہ سوچ رہی ہے ایسا کچھ نہیں ہو گا یہ صرف اس کا وہم ہے۔

اپنے دلہے سے ہوئی پہلی ملاقات اس کے ذہن میں چل رہی تھی۔وہ اس بات پہ خود کو کوس رہی تھی کہ کیا ضرورت تھی اتنا زیادہ بولنے کی۔اتنا ہنگامہ کرنے کی صرف ایک ٹکر ہی تو لگی تھی وہ بھی غلطی سے۔اس کی سوچوں کا تسلسل یونہی رواں دواں تھا کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔ادھر دروازہ کھلا اور ادھر اس کا دل بند ہونے کو تھا۔

اسلام علیکم! ہلکی سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

وو وعلیکم السلام! ہکلاتی ہوئی آواز آئی۔

ویسے میں یہ شادی کرنے کو تیار تو نہیں تھا لیکن مجبوراً ہاں کرنی پڑی۔ بھئی جس لڑکی نے پورے بازار میں نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ آپ کی اچھی خاصی کر دی ساری زندگی پتہ نہیں کیا حال کرے گی۔یہی سوچ کر میں تو رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔لیکن خیر چلو قسمت۔" اس نے جیسے آہ بھرتے ہوئے کہا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔اس سے پہلے کہ وہ

Posted On Kitab Nagri

سیدھا ہو کے بیٹھتا اس کی دلہن صاحبہ نے اچانک گھونگھٹ اٹھایا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔

وہ بھی گھبرا گیا کہ شاید کچھ غلط کہہ دیا۔ پھر احساس ہوا کہ شاید نہیں سچ میں کچھ غلط کہہ دیا ہے۔اس نے تو سب مذاق میں کہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی کہتا۔دلہن صاحبہ چھلانگ مار کے بیڈ سے اتریں۔

اس کا مطلب کہ میرا شک ٹھیک تھا میں صحیح سوچ رہی تھی میں نے گھر والوں سے کہا بھی تھا مگر میری سنتا کون ہے۔تو آپ نے بدلہ لینے کے لیے شادی کی ہے نہ مجھ سے؟"شہادت کی انگلی اس کی طرف کرتے ہوئے بولی۔

اذہان جو کہ اس اچانک حملے کے لیے تیار نہ تھا۔کھڑا ہوا اس کے سامنے۔حیرانی پریشانی سے۔"کونسا بدلہ؟"

"اس دن جو سب کے سامنے آپکی بے عزتی جو کی تھی انا کو ٹھیس پہنچ گئی ہو گی آپ کی"۔ہائے وہ ناولز پڑھنے والی معصوم لڑکی پتہ نہیں کیا سے کیا سوچ رہی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے سکون سے بیٹھو اور بتاؤ کہ کس بات کا ڈر ہے اور تمھیں کیوں لگ رہا کہ میں بدلے کے لیے شادی کروں گا تم سے"؟

"پتہ ہے سب مجھے۔بدلے کے لئے ہی شادی کی ہے آپ نے سب سمجھ آگئی ہے مجھے۔اپ سمجھتے کیا ہیں خود کو ذراسی بات پہ آپ مردوں کی انا کو ٹھیس پہنچ جاتی ہے۔اس ذراسی بے عزتی کے بدلے کے لیے آپ نے میری زندگی برباد کردی"۔اب وہ رو بھی رہی تھی۔

"پاگل ہو گئی ہو۔سٹھیا گئی ہو؟جاؤ فریش ہو شاور لو۔دماغ تھوڑا ٹھنڈا ہو پھر بات کرتے۔جاو شاباش۔"

اذہان کو تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ہو کیا رہا ہے۔کاش دولہے صاحب بھی ناولز پڑھتے ہوتے تو انھیں سچویشن سمجھنے میں منٹ لگتا۔لیکن ہائے رے دولہے کی قسمت۔

Posted On Kitab Nagri

اسے ٹس سے مس نہ ہوتے ہوئے دیکھ کر اذہان اس کے پاس گیا تھا" مذاق کر رہا تھا میں ایم سوری اگر برا لگا تو"

سچ کہہ رہے ہیں آپ؟ سچ میں آپ مذاق کر رہے تھے وہ سوں سوں کرتے ں ولی۔

"ہاں بھئی مذاق کر رہا تھا ایک سنجیدہ بندہ ہوں میں پہلی دفعہ مذاق کیا وہ بھی بھاری پڑ گیا۔" وہ افسوس سے بولا تھا۔

"ایم سوری میں زیادہ ہی ریکٹ کر گئی۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"لگتا اوور ریکٹ کرنے کی عادت ہے آپ کو"

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں وہ منہ بنا کے بولی تھی"اور یوں ان کی نئی زندگی کا آغاز ہوا۔

*****

صبح وہ بیٹھی موبائل پہ اپنی ہی تصویر زوم کر کے دیکھ رہی تھی جو اسے اس کی بہن نے بھیجی تھی"اچھی خاصی لگ رہی ہوں۔اتنی بری بھی نہیں لگ رہی۔پیاری لگ رہی ہوں لیکن پھر بھی انھوں نے میری تعریف نہیں کی۔

ہونہہ"

دو دن کے بعد ماں کو ملنے گئی تھی ماں نے اذہان کا رویہ پوچھا کہ کیسا ہے؟

ہونہہ سڑیل کھڑوس، تعریف کرنے سے زبان میں بل پڑتے ہیں ان کے، ہنسنے سے الرجی ہے انھیں۔مجھے تو ان کے دانتوں کا رنگ بھی نہیں پتہ۔سارہ نے منہ بنا کے جواب دیا تھا۔

ماں نے گھورا تھا اسے"دانتوں کا رنگ سفید ہی ہوتا ہے سب کا۔"

"اوں ہوں سب کا نہیں ہوتا۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

"سارہ یہ بونگیاں مارنی چھوڑ دو سنجیدہ ہو جاؤ شادی ہو گئی ہے تمھاری۔"

مل تو گیا ہے آپ کو سنجیدہ داماد اسی پہ ہی اکتفا کریں۔جبکہ ماں نے سر پکڑا تھا کہ تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا۔

"تمھیں ایک بار بھی یہ سب کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔اس بے چاری کا کیا قصور تھا جسے تم اپنے نام پہ لے کے آئے تھے۔نکاح مذاق ہے تمھارے لیے۔اس کی ساری زندگی برباد کر دی تم نے صرف اپنی انا کو تسکین پہچانے کے لئے۔"صارم کو جب پتہ چلا تھا اس کی حرکت کا تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا اسے اندازہ تھا کہ کچھ نہ کچھ چل رہا

Posted On Kitab Nagri

ہے اس کے دماغ میں مگر اس حد تک جائے گا یہ اندازہ نہیں تھا۔اسے سب کچھ عافیہ بیگم سے پتہ چلا تھا اور وہ تب سے شہریار پہ تپ رہا تھا۔

"اور جو میری زندگی برباد ہوئی ہے اس کا اندازہ ہے۔اس کا مداوا کون کرے گا" شہریار جو کہ دل میں شرمندہ تھا مگر اس کے سامنے ماننے سے انکاری تھا اور اپنی غلطی کو ڈیفنڈ کر رہا تھا

"کونسے ظلم کے پہاڑ ٹوٹے ہیں تم پہ ذرا بتانا مجھے۔ تمھاری ماں نے دوسری شادی کی ہے کوئی گناہ نہیں کیا۔اور یہ ان کا حق تھا"

"ٹھیک ہے مان لیا ان کا حق تھا مگر کیا اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنی اولاد کو بالکل ہی فراموش کر دیں؟انھوں نے شوہر کھویا تھا تو میں نے بھی اپنا باپ کھویا تھا۔ چھوٹا تھا میں, جس وقت مجھے ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی تب وہ اپنی زندگی میں مصروف ہو گئیں۔باپ تو چھن ہی گیا ماں کا پیار بھی چھن گیا اور ان سب کا ذمہ دار کون تھا وہ شہباز۔اگر وہ نہ ہوتا تو آج میری ماں میری ہوتی۔" وہ تڑپ کے بولا تھا

صارم نے اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھیں لال ہو رہیں تھیں شاید ضبط کی وجہ سے اس نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا گویا اسے تسلی دی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

" صحیح ہو تم اپنی جگہ۔ مگر غلطی تمھاری بھی تھی ان سب میں۔ تم نے انھیں ایک بار بھی اپنی محبت کا احساس دلایا ان کی شادی کے بعد دور ہو گئے تھے تم ان سے۔انھوں نے شروع شروع میں کوشش کی تھی مگر تمھارا رویہ دیکھ کے پیچھے ہٹ گئیں تھیں وہ۔تم انھوں ایک بار اگر محبت سے پکارتے تو وہ تمھیں محبت سے جواب دیتیں۔ماں ہے وہ تمھاری اور ماں کبھی بھی اپنی اولاد کو فراموش نہیں کر سکتی۔" صارم نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شہر یار نے اس کی طرف دیکھا تھا ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ، وہ ماں کی شادی کو قبول ہی نہیں کر پایا تھا اور دور ہو گیا تھا ان سے۔ وہ وہاں سے اٹھا اور چپ چاپ باہر نکل گیا۔

*****

اذہان نے حیدر کے خلاف معلومات اکٹھی کرنی شروع کی تھی اس کے پاس اس کے خلاف کئی ثبوت لگے تھے۔ وہ ایک سمگلر تھا۔ پہلے پہل تو وہ صرف چھوٹی موٹی چوریاں کرتا تھا مگر جب نشے کے لئے پیسے پورے نہیں ہوتے تھے تو آہستہ آہستہ وہ مختلف جرائم میں ملوث ہوا۔ جیسے جیسے اس کے تعلقات بڑھتے گئے اس کے جرائم بھی بڑھتے گئے اور آج وہ ایک گینگ کا حصہ تھا۔ اس گینگ کا کام تھا کہ وہ مختلف محلوں میں رہتے تھے ہمدردی بٹورتے تھے اعتماد جیتتے تھے محلے والوں کا اور پھر کسی نہ کسی طرح لڑکیوں کو اٹھایا جاتا تھا اور بیچا جاتا تھا۔ میڈیا پہ ہر طرف خبر پھیل چکی تھی ہر طرف ان کو تلاش کیا جارہا تھا۔ جگہ جگہ چھاپے مارے جارہے تھے اور آخرکار حیدر نیاز پولیس کے ہتھے لگ چکا تھا۔

***

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپی، امی جلدی آئیں دیکھیں ابا کو پولیس نے پکڑ۔ لیزا ٹی وی پہ نیوز دیکھ کے چیخی تھی۔ تبھی ماہا اور ثمرین بیگم ائیں تھیں۔ جیسے جیسے وہ نیوز ہیڈ لائنز سن رہیں تھیں سکتے میں آگئیں تھیں۔ ثمرین بیگم گرتے گرتے بچی تھیں انھوں نے پاس پڑی کرسی کا سہارا لیا تھا

جبکہ ماہا بنا پلک جھپکے سکرین کو دیکھ رہی تھی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے اس کے لبوں سے شکوہ نکلا تھا "ابا آپ نے ایک بار پھر اچھا نہیں کیا".

****

Posted On Kitab Nagri

اذہان لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا جب سارہ کمرے میں آئی

سنیں!

بولو! وہ سکرین پہ نظریں جمائے ہی بولا

نظریں تو ہٹائیں ادھر سے میری طرف دیکھیں۔

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے مسز کہ میں کانوں سے سنتا ہوں آنکھوں سے نہیں۔اس نے اسے دیکھے بنا ہی بولا

(یہ ڈائیلاگ پڑھا پڑھا لگ رہا۔اوہ! اچانک یاد آنے پر اس نے حیرت سے سوچا یہ بندہ ناولز بھی پڑھتا ہے لیکن کب؟)

کھڑی رہو گی یا کچھ بولو گی بھی اب۔وہ اسے سر پہ کھڑا دیکھ کر جھنجھلاتے ہوئے بولا۔

"آپ بھی ناولز پڑھتے ہیں؟"اچانک اس کی زبان سے پھسلا۔

اس نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔"رات کے دس بجے تم یہ سوال پوچھنے کے لئے میرے سرہانے کھڑی ہو؟"

وہ ہڑبڑائی نہیں وہ مجھے پوچھنا تھا کہ کل مجھے امی کی طرف جانا ہے۔

پوچھ رہی ہو یا بتا رہی ہے۔؟

دونوں! یک لفظی جواب دیا۔

ابھی پچھلے ویک تو گئی تھی تم!

Posted On Kitab Nagri

ہاں آپ ساتھ نہیں تھے امی بھی بار بار پوچھ رہیں تھیں اس بار آپ کے ساتھ جانا ہے۔اگر آپ کو فرصت ملے تو وو۔۔۔اس نے آخری بات پہ زور دے کے کہا۔

اچھا لیکن صبح تو میری میٹنگ ہے۔پھر کبھی سہی

پتہ تھا مجھے۔اپ کو اپنا کام زیادہ پیارا ہے۔ہمشیہ سوتیلی بیویوں والا سلوک کرتے ہیں آپ میرے ساتھ۔وہ رو دینے والی تھی۔

اس نے حیرت اور صدمے سے اس کی طرف دیکھا سوتیلی بیویاں؟ یہ کونسی بیویاں ہوتیں ہیں۔

"وہی جن کے شوہر ہر وقت سڑی ہوئی باتیں کرتے ہیں۔ کبھی ان کی تعریف نہیں کرتے۔بیوی سے زیادہ کام کو ترجیح دیتے ہیں اور تو اور کبھی شاپنگ پہ بھی نہیں لے کر جاتے۔تو یہ سوتیلی بیویوں والا سلوک ہی ہوا۔" وہ انتہائی معصومیت سے بولی

اس کے شکوے سن کے اس نے قہقہہ لگایا۔

اس نے شادی کے بعد اسے پہلی بار ایسے ہنستے دیکھا تھا۔ہائے کم بخت ہنستے ہوئے کتنا اچھا لگتا ہے۔اس نے دل میں سوچا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اذہان نے لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھا اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔اچھا صبح تیار رہنا ہم شاپنگ پہ چلیں گے اور وہاں سے میرے سسرال اور تمھارے میکے حاضری لگوا آئیں گے۔ٹھیک ہے؟اس نے خوشی سے اس کی طرف دیکھا

اچھا سہی ہے۔

وہ اٹھ کے باہر جانے لگا

اس وقت کہاں جا رہے ہیں آپ؟

Posted On Kitab Nagri

اپنی سگی بیوی کے پاس۔یہ کہہ کے وہ باہر نکل گیا اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا جبکہ پیچھے اس کے چہرے پہ پہلے حیرانی کے تاثرات پھر غصے کے اور پھر اس کی اپنی ہنسی چھوٹ گی۔اس نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا میں بھی نہ بھلا سوتیلی بیوی بھی ہوتی ہے۔

****

شہریار اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا اس کی نظر ماں کے کمرے پہ پڑی دروازہ بند تھا وہ قدم اٹھاتا ان کے کمرے کی طرف بڑھا۔دروازے پہ دستک دیتے دیتے رک گیا۔ہمت نہیں ہو رہی تھی۔اخر ہمت کر کے دستک دے دی اندر سے آواز آئی تھی آ جاؤ! وہ آہستہ سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا وہ سامنے ہی بیٹھیں کوئی کتاب پڑھ رہیں تھی۔انھوں نے حیرت سے اس کی طرف ظرف دیکھا اور بولیں "کوئی کام تھا؟"

"کیوں کام کے بغیر نہیں آسکتا۔"ان کے پیروں کی طرف بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

"پہلے کبھی آئے نہیں ہو اس لیے پوچھا۔"وہ شرمندہ ہوا تھا۔

اس نے ان کی گود میں سر رکھا تھا اور بولا "ناراض ہیں؟"جبکہ عافیہ بیگم اس کے اس عمل پہ حیران ہوئیں تھیں۔ پھر انھوں نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنی شروع کر دیں۔

"نہیں میں کیوں ناراض ہوں گی اپنے بیٹے سے "بہت دیر بعد وہ آج اتنے پیار سے بولیں تھیں اور ان کے لہجے سے ممتا جھلک رہی تھی۔

"یاد ہے بچپن میں جب آپ ناراض ہوتیں تھیں تو میں ایسے ہی آپ کی گود میں سر رکھ دیتا تھا تو آپ کی ساری ناراضگی دور ہو جاتی تھی۔"بس آج بھی میں نے بغیر کوئی صفائی پیش کیے آپ کی گود میں سر رکھ دیا ہے معاف کر دیں گی نہ؟"وہ اس وقت کوئی چھوٹا بچہ لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم آج بھی میرے لیے وہی چھوٹے بچے ہو۔اور ماں اپنی اولاد سے ناراض رہ سکتی ہے بھلا؟... کتنی ہی دیر وہ دونوں پرانی باتیں کرتے رہے۔ شہریار کے بچپن کی۔۔۔پھر عافیہ بیگم بولیں تھیں "بیٹا ماہا کے ساتھ اچھا نہیں کیا تم نے۔بہت اچھی بچی ہے وہ۔منالاؤ اسے۔"

اور اگر آپ کی بہو نے مجھے دھکے دے کے گھر سے نکال دیا تو؟؟ وہ مسکراتے ہوئے ان کا ہاتھ تھامتے بولا تھا۔

"نہیں دے گی دھکے ایسی نہیں ہے وہ"

اہاں! ابھی سے ہی اتنی فیور بہو کی۔وہ شرارت سے بولا تھا۔

"وہ ہے ہی اتنی اچھی۔"وہ مسکراتے ہوئے بولیں تھیں۔

****

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اگلے ہی دن وہ ماہا کے گھر گیا تھا مگر گھر کو تالا لگا تھا ادھر ادھر سے پتہ کیا تھا تو پتہ چلا کہ دو دن پہلے ہی وہ گھر چھوڑ کے جا چکے ہیں۔اس کے بعد انھیں ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی مگر کوئی اتا پتا نہ ملا۔دو سال گزر گئے تھے ایک دن اسے وہ سڑک پہ کھڑی نظر آئی تھی وہ اس کے پاس گیا تھا بڑی خوشی سے۔مگر اس کی باتیں سن کے اسے غصہ آیا تھا خاص کر تب جب اس نے طلاق مانگی تھی اس لیے غصے میں اس نے وہی بات دہرائی جو گھر دہرائی تھی۔غصے سے وہ واپس چلا گیا تھا۔

****

ماہا کا سخت موڈ خراب تھا وہ گھر آئی تو سامنے ہی عافیہ بیگم کو دیکھ کے بھونچا کے ہی رہ گئی سڑک پہ بیٹا ڈھنڈنا رہا تھا اور گھر میں ماں۔وہ دل ہی دل میں کڑی تھی۔"بیٹا میں نے بلایا ہے انھیں" ثمرین بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔عافیہ بیگم کتنی ہی دیر اسے قائل کرتیں رہیں۔شہریار بہت بدل گیا ہے" وہ ان کی بات مان جاتی اگر وہ شہریار سے ملی نہ ہوتی آج۔مگر اس نے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ آپ کا بیٹا اگر خود لینے آئے گا تو میں چلی جاؤں گی اس کے ساتھ۔"

اگلے دن شہریار اسے لینے گیا تھا۔سارے رستے گاڑی میں خاموشی رہی۔وہ دل ہی دل میں تہیہ کر رہی تھی کہ جینا حرام کر دوں گی میں اس اکڑوں کا۔

Posted On Kitab Nagri

***

رات کو جب وہ کمرے میں آئی تو وہ موبائل پہ لگا تھا اسے دیکھتے ہی موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔ جبکہ لیٹتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ "اگر تمھیں مسئلہ ہے تو صوفے پہ سو جاؤ۔"

وہ تھوڑی دیر گھورتی رہی پھر صوفے سے کشن اٹھایا بیڈ کے درمیان میں رکھا اور دوسری سائیڈ پہ آکے لیٹ گئی۔ " جسے زیادہ مسئلہ ہے وہ خود ہی سو جائے صوفے پہ" وہ بڑبڑائی تھی۔

دو منٹ ہی گزرے تھے کہ شہریار نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی "اگر ہمت کر کے بیڈ تک آ گئی ہو تو یہ کشن بھی ہٹا دو۔" اس نے ان سنی کر دیا تھا اس کی بات کو جب کہ دل میں اسے لفنگا، ٹھرکی اور پتہ نہیں کون کون سے القاب سے نواز رہی تھی۔

شہریار صبحِ آفس جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا جب وہ کمرے میں آئی۔

"آنٹی بلا رہی ہیں تمھیں نیچے" وہ روکھے پن سے اسے پیغام دے کے مڑنے لگی کہ اسے پیچھے سے پکارا۔ "سنو" وہ مڑی۔

یہ "تم" کس خوشی میں کہہ رہی ہو مجھے "؟ وہ شیشے کے سامنے ٹائی کی ناٹ باندھتا بولا۔ ماہا نے آنکھیں سکیڑ کے اسے دیکھا پھر کندھے آچکا کے بولی "انسان کی عزت اس کے اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے باقی تم سمجھدار ہو" یہ کہہ کے وہ رکی نہیں۔ جبکہ شہریار نے اس کی بات سن کے دانت کچکچائے تھے۔ "زبان خوب چلانی آتی ہے اس لڑکی کو" وہ بڑبڑایا۔

*****

"سارہ جلدی کرو لیٹ ہو رہے ہیں ہم۔ شام سے پہلے واپس بھی آنا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"آرہی ہوں بس پانچ منٹ" وہ کمرے سے ہی چلائی۔ جبکہ اذہان لاؤنج میں بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔

بیگم صاحبہ پچھلے ایک گھنٹے سے آپ کے پانچ منٹ ہی پورے نہیں ہو رہے۔ اگر اب آپ پانچ منٹ کے اندر اندر نہ آئیں تو میں چھوڑ کے چلا جاؤں گا۔ پھر ہوتی رہنا سارا دن تیار۔" وہ دھمکی آمیز انداز میں بولا۔ دھمکی اثر انداز ثابت ہوئی تھی اور وہ پورے پانچ منٹ بعد اسے آتی دیکھائی دی۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟" اس نے آتے ہی اس سے پوچھا۔

"اچھی لگ رہی ہو اب چلو"۔ اس نے اس کی طرف دیکھے بنا ہی جواب دیا۔

وہ تلملا کے ہی رہ گئی "ہونہہ تعریف کرتے ہوئے تو اس بندے کے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔" وہ بڑبڑائی۔

تبھی وہ رکا اور بولا "ایک منٹ آریان کہاں ہے؟"

اوہ! اس نے سر پہ ہاتھ مارا "اسے تو میں کمرے میں ہی بھول آئی ہوں وہ سو رہا تھا" وہ بھاگی۔

حد ہو گئی غیر ذمہ داری کی یعنی کہ اپنی تیاری میں اتنی مگن تھی کہ بیٹے کو ہی بھول گئی۔ وہ صدماتی انداز میں بولا۔ وہ آریان کو اٹھائے آئی (جو کہ ایک ماہ کا تھا) دیکھا کہ وہ اسے کڑے تیوروں سے گھور رہا ہے۔ "اچھا نہ ایسے تو مت گھوریں بس جلدی میں یاد نہیں رہا آپ نے ہلچل ہی اتنی مچائی ہوئی تھی۔"

"خیال کرنا اب ادھر نہ بھول آنا"

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے اتنی بھی بھلکڑ نہیں ہوں کہ ادھر اپنے بیٹے کو ہی بھول آؤں" وہ منہ بنا کے بولی۔

"ہاں جی ابھی تو آپ اپنے بیٹے کو گھر کی رکھوالی کے لیے چھوڑ کے جا رہیں تھیں نہ" وہ طنزاً بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا بس کریں۔اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی؟پہلے تو گھر سر پہ اٹھایا ہوا تھا اسی کی وجہ سے بھولی تھی میں" گویا کہ ساری غلطی اسی کے سر ڈال دی تھی۔جبکہ اذہان نے اسے دیکھ کے سر ہلایا تھا کہ کچھ نہیں ہو سکتا تمھارا"اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

****

ماہا کچن میں آئی دیکھا تو ملازمہ چائے بنا رہی تھی۔

یہ کس کے لیے بنا رہی چائے؟

"وہ چھوٹے صاحب جی کے لیے ان کے سر میں درد ہو رہا۔" ملازمہ نے جواب دیا۔

اچھا!!!وہ پر سوچ انداز میں بولی۔اس نے دیکھا کہ ملازمہ چائے چینی ڈالے بغیر ہی لے کے جا رہی۔"رکو"آواز دی اسے چینی نہیں ڈالنی تھی؟؟

نہیں صاحب جی پھیکی چائے پیتے ہیں۔"

اوہ!!!ادھر دو میں دے کے آتی ہوں۔چائے کا کپ لیا ملازمہ کے ہاتھ سے۔کچن میں گئی چینی ڈالی اور کمرے کی طرف چل دی

"آپ کی چائے"مسکرا کے چائے ٹیبل پہ رکھی۔

شہریار نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا جو چائے رکھ کے واپس جا رہی تھی۔

****

وہ باہر لان میں ٹہل رہی تھی اور ساتھ ہی فون پہ کسی سے بات کر رہی تھی تبھی ملازمہ نے اسے آ کے کہا کہ "چھوٹے صاحب جی بلا رہیں ہیں آپ کو"وہ مسکرائی گویا کہ نواب صاحب نے شربت پی لیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کمرے میں آئی تو وہ سامنے ہی صوفے پہ براجمان تھا۔

کیوں بلایا ہے مجھے؟ ماہانے بیزاری سے پوچھا

کیا ہے یہ؟ اشارہ ٹیبل پہ پڑے چائے کے کپ کی طرف تھا۔

"چائے ہے۔" تنک کے جواب دیا گیا.

"اوہ مجھے نہیں پتہ تھا بہت شکریہ اتنی اہم معلومات دینے کے لیے۔" شہریار نے گویا طنز کیا۔

یہ پوچھنے کے لئے بلایا تھا؟

شہریار نے اصل بات کی طرف ہی آنا مناسب سمجھا "چائے تم نے بنائی ہے ؟"

جی الحمدللہ! وہ فخریہ بولی۔ کیوں بہت اچھی بنی ہے نہ؟ میرے ہاتھ کی چائے سب کو ہی پسند ہے۔" وہ کالر جھاڑتے ہوئے خود کو داد دیتے بولی۔

"چینی کتنی ڈالی تھی اس میں؟" وہ اس کی باتوں کو اگنور کرتے بولا۔

"لیکن آپ تو پھیکی چائے پیتے ہیں نہ۔" وہ معصومانہ شکل بنا دے بولی۔

"اوہ تو محترمہ کو پتہ ہے کہ میں پھیکی چائے پیتا ہوں۔ لیکن چائے کا گھونٹ بھر کے تو ایسے لگ رہا جیسے پورے گھر کی چینی اس میں ڈال دی ہے۔"

اتنی بھی میٹھی نہیں ہو گی صرف چار چمچ ہی تو۔۔۔۔ ابھی بات منہ میں ہی تھی کہ اسے اپنی بیوقوفی کا احساس ہوا۔

شہریار کی تو گویا آنکھیں ہی باہر آ گئیں "پورے چار چمچ چینی ڈال دی تم نے" وہ صدمے کی کیفیت میں بولا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پھیکی چائے پی پی کے میٹھاس کی کمی ہو گی ہے آپ میں تبھی تو ہر کسی کو کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔ایک دن میٹھی چائے پی لیں گے تو کوئی حرج نہیں ہو جائے گا۔"ماہا نے پٹاخ سے جواب دیا تھا۔جب سے وہ دوبارہ گھر واپس ائی تھی اسے زچ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔

"کاٹ کھانے کو دوڑتا ہوں کیا مطلب ہے اس بات کا کوئی کتا ہوں میں ؟"وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا تھا۔

نہیں میرا مطلب تھا کہ۔۔۔۔وہ ہڑبڑائی ، کچھ نہیں۔یہ کہہ کے وہ باہر کی طرف بھاگی۔جبکہ شہریار پیچھے مٹھیاں بھنچیتے رہ گیا۔

*****

تم دونوں کے بیچ سب کچھ ٹھیک ہے نہ ؟ماہا اتنی روکھی روکھی سی کیوں ہے۔عافیہ بیگم نے جانچتی نظروں سے شہریار کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اپنی بہو سے پوچھیں کیا مسئلہ ہے اسے منہ ہی سیدھا نہیں ہو رہا اس کا۔"

"اور تم نے یقیناً اسے منانے کی زحمت بھی نہیں کی ہو گی."

مما اسے لے کے آیا ہوں گھر اس کا یہی مطلب ہوا نہ کہ میں شرمندہ ہوں اپنے رویے پہ تبھی تو لایا ہوں گھر اسے ورنہ مجھے کسی پاگل کتے نے کاٹا تھا کہ اسے اپنے سر پہ لا کے بٹھالوں۔مگر آپ کی بہو مجھے کسی کھاتے میں ہی نہیں لے رہی۔"وہ منہ بنا کے بولا تھا۔

بیٹا ایسے کیسے چلے گا۔ماضی میں جو اس کے ساتھ ہوا اس کا اثر زائل کرنے کے لیے اسے تمھاری توجہ اور پیار کی ضرورت ہو گی۔وقت دو اسے۔اور مناؤ۔تمھاری شان میں فرق نہیں پڑے گا اگر تھوڑا جھک جاؤ گے۔کسی ایک کو تو جھکنا پڑے گا۔ویسے بھی غلطی تمھاری تھی تو تمھیں ہی جھکنا پڑے گا۔"

Posted On Kitab Nagri

"یہ آپ مجھے سمجھا رہیں ہیں یا مجھے سنا رہیں ہیں؟"وہ ابرو اچکا کے بولا۔

یہی سمجھ لو کے کان کھینچ رہی ہوں وہ ہنستے ہوئے بولیں۔

اچھا میں بھول ہی گئی سرفراز صاحب کے بیٹے کی شادی ہے

۔انھوں نے بلایا ہے شادی پہ۔میں تو جا نہیں رہی طبیعت ٹھیک نہیں میری۔تم دونوں جاؤ۔ویسے بھی مسز سرفراز گلہ کر رہیں تھیں کہ بیٹے کی شادی کر لی اور بلانا تو دور کی بات بتایا بھی نہیں۔"

ہمم!!ان کا گلہ بھی دور کر دوں گا ڈونٹ وری۔وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

****

"پرائی شادی میں مجھے لا کے بٹھا دیا ادھر نہ میری کسی سے جان نہ پہچان۔اور خود دیکھو کیسے چپکا ہوا ان کے ساتھ۔

"اس نے شہریار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں وہ کچھ فاصلے پہ کھڑا لڑکیوں سے باتیں کر رہا تھا۔

وہ بڑبڑانے میں مصروف تھی تبھی کسی نے اسے آواز دی"مسز شہریار"اس نے پہلے حیرانی سے ادھر دیکھا جدھر سے آواز آئی وہاں دو عورتیں کھڑی تھیں ان میں سے ایک اسے بلا رہی تھی۔اس نے دیکھ کے پھر منہ پھیر لیا۔

ایک اور آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی جسے اس نے ان سنی کر دیا تھا تبھی شہریار اس کی طرف آیا تھا۔"سنائی نہیں دے رہا تمھیں بلا رہی ہیں وہ"اس نے اس کی طرف دیکھا پھر بولی"وہ کسی مسز شہریار کو بلا رہیں ہیں مجھے نہیں"

"ماہا دیکھو یہ ڈرامے تم گھر جا کے کر لینا"وہ جھنجھلاتے ہوئے بولا

کونسا ڈرامہ؟ماہا حیدر نام ہے میرا اگر وہ میرے نام سے پکاریں گی تو چلی جاؤں گی ورنہ کسی مائی کے لال میں ہمت نہیں کہ مجھے ادھر سے ایک انچ بھی ہلا سکے۔اس نے بڑے پر سکون لہجے میں جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ماہاہاہا!!!!وہ درمیان میں ہی بولی نہیں اٹھوں گی جب تک میرے نام سے نہ پکار۔۔۔۔۔۔اس کی بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ شہریار نے اس کا بازو پکڑا اور کھینچتے ہوئے لے گیا لیکن ظاہر ایسے کیا جیسے دونوں ہاتھوں میں ہاتھوں ڈال کے آرہے ہیں۔اور مسکراتے ہوئے ان کی طرف بڑھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"وہ ایکو پچلی میری مسز تھوڑا اونچا سنتی ہیں اس لیے ہماری تھوڑی بحث ہو گئی مان ہی نہیں رہی تھی کہ اسے کوئی بلا رہا ہے۔بتائیں اسے کہ جھوٹ نہیں بول رہا تھا میں۔"شہریار نے ان عورتوں کو مسکراتے ہوئے صفائی پیش کی۔ جبکہ وہ غصے سے منہ کھولے اسے گھور رہی تھی۔

"ارے بیٹا ہو جاتا ہے ایسا کوئی بات نہیں" مسز سرفراز مسکرا کے بولیں تھیں انھوں نے اس کی بات مذاق میں لی تھی۔

"کیسی ہو بیٹا؟"وہ ماہا کی طرف متوجہ ہوئیں تھیں

جی میں ٹھیک !وہ جبرا مسکرائی تھی

کیا نام ہے آپ کا بیٹا؟

ماہا حیدر۔

"ویسے شہریار بیٹا آپ نے ہمیں اپنی شادی میں نہیں بلایا۔"؟ چپکے سے ہی شادی کر لی۔"انھوں نے گلہ کیا۔آنٹی بس شادی سادگی سے ہوئی تھی کسی کو بھی نہیں بلایا تھا۔لیکن آپ کا گلہ دور کر دیتا ہوں۔ تین دن بعد ہمارا ولیمہ ہے ضرور آیئے گا۔باقاعدہ انویٹیشن بھی بھیجوں گا۔"وہ مسکرا کے بولا تھا۔ماہا نے چونک کے اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھیں اور منہ دونوں ہی کھلے تھے جسے شہریار نے نوٹ کیا تھا اس نے اس کا ہاتھ دبایا تھا۔وہ اک دم ہوش میں آئی تھی۔

واپسی پہ اس نے کار کا دروازہ زور سے بند کیا تھا۔

"آہستہ مسز آپ کے ابا جان کی گاڑی نہیں ہے"وہ محظوظ ہو رہا تھا اس کی حالت سے۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے ابا جان کی ہوتی تو پیار سے بند کرتی۔"خیر یہ ولیمہ کا شوشہ کیوں چھوڑا۔جس کے ساتھ ولیمہ ہے اسے خبر نہیں اور باقی ہر جگہ اعلان کرتے پھر رہے۔۔وہ جو اتنی دیر سے ضبط کیے بیٹھی تھی آخر اس پہ چڑھ دوڑی۔"

"کیوں اب ساری زندگی ولیمہ ہی نہیں کرنا جو ارمان بارات والے دن پورے نہیں ہوئے اب ولیمے پہ تو کرنے ہی ہیں۔اور رہی بات تمہیں بتانے کی تو میرا پلان ہی رات کو بنا تھا۔ابھی تو گھر میں کسی کو بھی نہیں پتہ"

عجیب۔۔۔وہ بس اتنا ہی بولی۔

*****

"تین دن کے بعد ولیمہ ؟؟ تیاریاں کیسے ہوں گی اتنی جلدی اوپر سے شہباز بھی ادھر نہیں ہیں۔"عافیہ بیگم اس کی بات سن کے فکرمندی سے بولیں۔

تیاریوں کی فکر نہ کریں وہ ہو جائیں گی۔بائی داوے آپ کے شوہر صاحب دو ہفتوں سے غائب ہیں ایسا کونسا کام ہے جو ختم ہی نہیں ہو رہا۔نظر رکھیں اپنے شوہر پہ۔یہ نہ ہو آپ کو کام کا کہہ کے وہ اپنی دوسری بیگم کے پاس مزے کر رہیں ہوں۔"وہ شرارتا بولا۔

"شرم تو نہیں آتی ماں کے ساتھ مسخریاں کرتے ہوئے۔"

"لو بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔"وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

اس کا رویہ شہباز صاحب کے ساتھ قدرے بہتر ہو گیا تھا۔اکھڑا اکھڑا ضرور رہتا مگر لہجے میں اب ان کے لیے احترام ہوتا تھا۔

*****

Posted On Kitab Nagri

سب لوگ ہال میں موجود تھے جہاں ولیمے کی تقریب کا انتظام ہوا تھا۔ تبھی شہریار ماہا کا ہاتھ پکڑے انٹر ہوا تھا۔ ماہا نے سکائے بلیو کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی جبکہ شہریار نے بلیک کلر کی شیروانی۔ بیک گراونڈ میوزک پلے ہوا تھا

"تیرا ہونے لگا ہوں جب سے ملا ہوں"

وہ دونوں سٹیج کی طرف بڑھے تھے۔ تبھی شہریار نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی "مسز آج تو بجلیاں گرا رہیں ہیں آپ" بلا کی حسین لگ رہی ہیں قسم سے" جبکہ وہ اس کی قربت میں خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ شرمائی تھی یا گھبرائی تھی شہریار کو اندازہ نہ ہو سکا۔

***

عافیہ بیگم ماہا کو روم کے دروازے تک چھوڑ کے گئیں تھیں ان کا کہنا تھا کہ آگے خود جاؤ تمھارا شوہر مجھے خاص ہدایت دے کے گیا ہے۔ وہ مسکرا کے بولیں تھیں۔ جبکہ ماہا نے دھڑکتے دل کے ساتھ دروازہ کھولا تھا کمرے میں اندھیرا تھا اس نے لائیٹس آن کیں تو اس کی نظر سامنے ہی بیڈ کے اوپر دیوار پہ لگی لائیٹس پہ گئی جہاں لائیٹس سے "سوری لکھا ہوا تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک بڑا سا دل شیپ کا غبارہ لٹک رہا تھا جس پہ بھی سوری لکھا ہوا تھا۔ وہ مبہوت سی ہو کے آگے بڑھی بیڈ پہ بھی پھولوں سے سوری لکھا ہوا تھا۔ جسے دیکھ کے اس کے ہونٹوں پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی۔ درمیان میں ایک کارڈ پڑا تھا یقیناً وہ بھی سوری کا تھا۔ وہ مسکرا کے آگے بڑھی کارڈ پکڑا۔ تبھی شہریار آیا تھا پیچھے سے سرگوشی کی تھی "یہ بندہ ناچیز آپ کا شوہر نامدار اپنی تمام تر گستاخیوں کی معافی چاہتا ہے۔ امید ہے کہ آپ بغیر کوئی چوں چاں کیے معاف کر دیں گی۔" وہ اس کے کندھے پہ تھوڑی اٹکا کے بولا تھا۔ جبکہ ماہا کے چہرے پہ شرمیلی سی مسکراہٹ آئی تھی۔ وہ جو دل سخت کر کے بیٹھی تھی آج پگھل گئی تھی۔ وہ مڑی تبھی شہریار سیدھا کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ایک شرط پہ مل سکتی ہے بغیر چوں چاں کیے معافی" وہ ہاتھ باندھے مسکراتے ہوئے بولی۔

کونسی شرط؟

"یہی کہ آئندہ آپ بھی میری ہر بات بغیر چوں چاں کیے مانیں گے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے میری ہی چلے گی۔"

"ہر بیوی کی طرح روایتی شرط" وہ ہنسا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"قبول ہے فلحال بعد کی بعد میں دیکھیں گے۔"

[____'محبت تم کرو'____]

[____'نبھانا ہم سکھائیں گے'____]

[____'منزلیں تم چنو'____

[____'راستہ ہم بتائیں گے'____]

[_____'خواب تم دیکھو'____]

[____'تعبیر ہم بنائیں گے'____]

[____'ساتھ تم دو'____

[_____'خوشیاں ہم لائیں گے'__ شہریار اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے گنگنایا۔ تبھی وہ نظریں جھکا گئی تھی۔ شہریار نے اگے بڑھ کر اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا۔"نئی زندگی کی شروعات بہت بہت مبارک ہو مسز"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ختم شد

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595